Pharmaceutical Review
ISSN 2220-5187, Constituted by Pharmacist Federation

اداریہ

تاریخ: 19مارچ، 2017

پنجاب کے ادویاتی ترمیمی بل 2017 کے محرکات، اثرات اور ثمرات۔

Punjab Drug Ammendment Bill - 2017

پنجاب کا ادویاتی ترمیمی بل Punjab Drug Ammendment Bill - 2017 پنجاب اسمبلی میں نمبر شمار PAP/Legis-2(153)2017/1535 کے تحت 23 جنوری 2017 کو پیش کیا گیا۔ سرکاری طور پر اسے عوامی الناس میں متعارف کرایا گیا۔ اسی دن رائے ممتاز حسین بابر نگران وزیر Minister Incharge نے اسے اسمبلی کارروائی کے قانون 1997 (1)93 کے تحت شائع کر دیا۔ صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ نے یہ بل (نمبر شمار 2) صوبائی اسمبلی کے ایوان میں 8 فروری 2017 کو پیش کیا۔ اور جناب سپیکر رانا محمد اقبال کے زیر صدارت منعقدہ سیشن میں اسے منظور کیا گیا۔ اور بالآخر گورنر پنجاب جناب رفیق رجوانہ نے 15 فروری 2017 کو اس بل کے توثیق کرتے ہوئے متعلقہ محکمہ کو مزید کارروائی کیلئے بھیج دیا۔

اسکے بعد معاملے کا اگلا دور شروع ہوتا ہے۔ جب ادویاتی گروہ Drug Mafia اور اس کاروبار سے متعلقہ افراد اور ادارے متحرک ہوتے ہیں۔ ادویہ ساز، فروختگان اور فراہم کنندگان Distributors اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور پنجاب بھر میں ہڑتال کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ 13 فروری کو پنجاب کی چودہ ادویاتی تنظیمیں بشمول پی پی ایم اے (PPMA)، پی بی (PB)، ایچ پی اے ایل (HPLA)، پی سی ڈی اے (PCDA)، پی پی اے (PPA) وغیرہ نے مل کر اجتماعی مظاہرہ برپا کیا۔ یہ ہنگامہ خیز احتجاج مال روڈ لاہور میں منعقد کیا گیا۔ احتجاج شام کو جب اپنے آخری اور حتمی مرحلے میں تھا۔ پنجاب حکومت، انتظامیہ اور ادویاتی تنظیموں کے درمیان مذاکرات جاری تھے کہ جماعت الاحرار سے تعلق رکھنے والے بیس سال خودکش بمبار نے خود کو تقریباً چھ سے آٹھ کلو بارود سے اڑا لیا۔ جسکے نتیجہ میں پندرہ لوگ شہید اور ستر کے قریب زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں ڈی آئی جی (DIG) ٹریفک کیپٹن (ر) سید احمد مبین، ایس ایس پی (SSP) زاہد گوندل قائمقام ڈی آئی جی آپریشنز بھی شامل تھے۔ چیف ایگزیکیٹیو میو ہسپتال لاہور پروفیسر ڈاکٹر اسد اسلم نے اموات کی تصدیق کی۔ جبکہ محکمہ انسداد دہشت گردی Counter Terrorism Department کے سربراہ محمد اقبال نے بیان جاری کیا کہ خودکش حملہ آور کا اصل ہدف پولیس افسران تھے۔ اسے نہ ادویاتی اداروں سے ہمدردی تھی اور نہ ہی ادویاتی قانون کی ترمیم سے متعلقہ کوئی مطالبہ تھا۔ اس افسوسناک سانحہ کے بعد احتجاج موقوف کر دیا گیا۔ فوج اور حساس اداروں نے علاقے کا گیراؤ کر کے صورتحال کو قابو کرنے کی کوشش کی۔ اور مذاکرات کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔ اور باہم مشاورت اور مصالحت سے پیشرفت کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ یہ قانون قوم کے خون سے لہولہان ہو گیا۔ کئی گھرانوں کو سوگوار کر گیا۔ اور اسکے اپنی حقیقی اور اصلی شکل میں نافذ کرنے کی خواہشات اور تقاضے مزید سنجیدگی اختیار کر گئے۔ چنانچہ اب اصولی اعتبار سے قوم، حکومت اور ادویاتی اداروں کی ذمہ داریاں اور بڑھ جاتی ہیں۔ اسلئے مذاکرات کیلئے حکومت اور ادویاتی تنظیموں کے نقاط ترتیب دیئے گئے۔ ادویات کے نمائندگان کے پاس مطالبات تو تھے۔ جو پوری قوت سے پیش بھی کئے گئے، مگر ان کے پاس دلیل، حجت اور عقل کا فقدان تھا۔ حتی کہ کچھ نقاط شائد قانونی و اخلاقی تقاضوں کے بھی منافی تھے۔ کیونکہ جعلی ادویات پر سزا دینے کے قانون کی ترمیم کا مطالبہ ان کے غلط ارادوں اور نیت کے فطور کی عکاسی کرتا تھا۔ جس سے شاید یہ مطلب برآمد ہوتا تھا۔ کہ یہ لوگ غیر معیاری اور جعلی ادویات

بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہیلتھ سنٹر، ہسپتال، ڈرگ سٹور اور میڈیسن فارمیسی پر ماہر ادویات Pharmacist کی ملازمت سے بھی انکار کا اظہار کیا گیا۔ حالانکہ بین الاقوامی ادارہ صحت (WHO) فارمیسی کونسل، ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی اور دیگر قانونی ادارے معیاری ادویاتی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے فارماسسٹ کی موجودگی کا تقاضہ کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ آخری اور سب سے اہم مطالبہ ادویاتی قانون، Punjab Drug Rule 2007 کو موخر اور شیڈول جی Schedule-G کے عملی نفاذ سے انکار کا تھا۔ جسے 2007 میں ابتداءً تین سال، پھر 2010 میں سات سال کیلئے موخر کر دیا گیا۔ سابقہ گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے حکم پر یہ فیصلہ ہفتہ وار گزٹ مورخہ جنوری، 2010 شائع کیا گیا۔ چنانچہ یہ غیر معمولی قانون اسی سال جولائی سے اپنی پوری افادیت کیساتھ نافذ ہونا ہے۔ جس کے بعد ماہرین گمان کرتے ہیں کہ پنجاب کے عوام کو شائد معیاری ادویاتی سہولیات میسر ہونگی۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور جیسے اندوہناک واقعات دوبارہ نہیں ہونگے۔ جعلی اور غیر معیاری ادویات کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ ادویات سبزی، دال، جوتی یا کپڑوں کی طرح نہیں بلکہ صحیح معنوں میں زندگی بچانے والے عناصر کی طرح دی جائینگی۔ اور ماہرین کی مناسب نگرانی یقینی بنائی جائے گی۔ اور شاید دکھی انسانیت کی خدمت کا خواب شرمندۂ تابیر ہو جائے۔ اور ہر سال بے موت مرنے والے معصوم مریضوں کا قتل بند ہو جائے۔

پروفیسر ڈاکٹر طٰہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmarev.com/

C.: +92 321 222 0885, E.: tahanazir@yahoo.com